ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ الانعام

آیات ۶۸ تا ۷۳

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا
يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝٦٨ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ
مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝٦٩ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا
وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ڰ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ
لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝٧٠ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓي اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي
الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۠ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ
وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٧١ۙ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٧٢
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ڛ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ
الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝٧٣

ب س ل

بَسَلَ يَبْسُلُ (ن) بَسْلًا : کسی کو اس کی حاجت سے روکنا۔

اَبْسَلَ يُبْسِلُ (افعال) اِبْسَالًا : کسی کو ہلاکت کے سپرد کر دینا' ہلاکت میں ڈالنا۔ زیرِ مطالعہ آیت ۷۰۔

ح م م

حَمَّ يَحُمُّ (ن) **حَمًّا** : کسی چیز کو گرم کرنا۔

حَمِيْمٌ (**فَعِيْلٌ** کے وزن پر صفت) : ہمیشہ اور ہر حال میں گرم۔ ﴿وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ﴾ (الشُّعراء) ''اور نہ ہی کوئی گرم جوش دوست۔'' ﴿وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا﴾ (محمد:۱۵) ''اوران لوگوں کو پلایا جائے گا ایک کھولتا پانی۔''

حَمَّ يَحِمُّ (س) **حَمَمًا** : کالا ہونا' سیاہ ہونا۔

يَحْمُوْمٌ : دھواں۔ ﴿وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ﴾ (الواقعة) ''اور دھوئیں کے سائے میں۔''

ح ی ر

حَارَ يَحِيْرُ (س) **حَيْرَةً**: پانی کا کسی جگہ پر چکر لگانا۔ کسی معاملہ میں دماغ کا چکر لگانا' یعنی حیرانی میں پڑنا۔

حَيْرَانُ (**فَعْلَانُ** کے وزن پر مبالغہ) : بے انتہا حیرت زدہ۔ آیت ۷۱۔

ترکیب: (آیت ۶۸) ''اِمَّا'' دراصل ''اِنْ مَا'' ہے۔ (آیت ۷۰) ''اِتَّخَذُوْا'' کا مفعول اوّل ''دِيْنَهُمْ'' ہے' جبکہ ''لَعِبًا'' اور ''لَهْوًا'' مفعول ثانی ہیں۔ ''ذَكِّرْ بِهٖ'' میں ''ہٖ'' کی ضمیر قرآن مجید کے لیے ہے۔ ''تَعْدِلْ'' واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔ اس میں شامل ''هِيَ'' کی ضمیر فاعلی ''نَفْسٌ'' کے لیے ہے۔ (آیت ۷۱) ''نَدْعُوْا'' جمع متکلم کے صیغے میں الف کا اضافہ نہیں کیا جاتا۔ قرآن مجید میں اس کے ساتھ الف کا اضافہ قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ ''حَيْرَانَ'' حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں آیا ہے۔ ''اَتٰى، يَاْتِىْ'' کا فعل امر اصلاً ''اِئْتِ'' بنتا ہے جو قاعدہ کے مطابق تبدیل ہو کر ''اِيْتِ'' استعمال ہوتا ہے' لیکن جب ماقبل سے ملا کر پڑھا جاتا ہے تو فعل امر کا ہمزۃ الوصل صامت ہو جاتا ہے۔ اس لیے فاکلمہ کا ہمزہ واپس آ جاتا ہے۔ جیسے یہاں ''اَلْهُدَى ائْتِنَا'' آیا ہے۔ (آیت ۷۳) ''عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ'' خبر ہے' اس کا مبتدا ''هُوَ'' محذوف ہے۔ ''هُوَ الْحَكِيْمُ'' پر ضمیر فاصل ہے۔

ترجمہ:

وَاِذَا : اور جب کبھی	رَاَيْتَ : تو دیکھے
الَّذِيْنَ : ان لوگوں کو جو	يَخُوْضُوْنَ : بال کی کھال نکالتے ہیں
فِيْٓ اٰيٰتِنَا : ہماری نشانیوں میں	فَاَعْرِضْ : تو اعراض کر
عَنْهُمْ : ان سے	حَتّٰى : یہاں تک کہ
يَخُوْضُوْا : وہ بال کی کھال نکالیں	فِيْ حَدِيْثٍ : کسی بات میں
غَيْرِهٖ : اس کے علاوہ	وَاِمَّا : اور اگر جو (یعنی یہ کہ)
يُنْسِيَنَّكَ : بھلا ہی دے تجھ کو	الشَّيْطٰنُ : شیطان
فَلَا تَقْعُدْ : تو مت بیٹھ	بَعْدَ الذِّكْرٰى : یاد آنے کے بعد

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ: ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ

وَمَا: اور نہیں ہے

عَلَی الَّذِیْنَ: ان لوگوں پر جو

یَتَّقُوْنَ: تقویٰ اختیار کرتے ہیں

مِنْ حِسَابِھِمْ: ان کے حساب میں

مِّنْ شَیْءٍ: کچھ بھی

وَّلٰکِنْ: اور لیکن (یعنی بلکہ)

ذِکْرٰی: نصیحت کرنا ہے

لَعَلَّھُمْ: شاید وہ لوگ

یَتَّقُوْنَ: تقویٰ اختیار کریں

وَ: اور

ذَرِ: تو چھوڑ دے

الَّذِیْنَ: ان لوگوں کو جنہوں نے

اتَّخَذُوْا: بنایا

دِیْنَھُمْ: اپنے دین کو

لَعِبًا: کھیل

وَّلَھْوًا: اور تماشا

وَّغَرَّتْھُمُ: اور فریب دیا ان کو

الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا: دنیوی زندگی نے

وَذَکِّرْ: اور تو یاد کراتا رہ

بِهٖ: اس (کے ذریعہ) سے

اَنْ: کہ (کہیں)

تُبْسَلَ: ہلاکت میں ڈالی جائے

نَفْسٌ: کوئی جان

بِمَا: بسبب اس کے جو

کَسَبَتْ: اس نے کمایا

لَیْسَ: نہیں ہے

لَھَا: اس کے لیے

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ: اللہ کے علاوہ

وَلِیٌّ: کوئی کارساز

وَّلَا شَفِیْعٌ: اور نہ ہی کوئی سفارشی

وَاِنْ: اور اگر

تَعْدِلْ: وہ برابر کرے گی (یعنی بدلہ میں دے گی)

کُلَّ عَدْلٍ: سب کا سب برابر کرنا

لَّا یُؤْخَذْ: تو نہیں لیا جائے گا

مِنْھَا: اس سے

اُولٰٓئِكَ: یہ لوگ ہیں

الَّذِیْنَ: جن کو

اُبْسِلُوْا: ہلاکت میں ڈالا گیا

بِمَا: بسبب اس کے جو

کَسَبُوْا: انہوں نے کمایا

لَھُمْ: ان کے لیے

شَرَابٌ: پینے کی چیز ہے

مِّنْ حَمِیْمٍ: کھولتے (پانی) سے

وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌ: اور ایک دردناک عذاب ہے

بِمَا: بسبب اس کے جو

کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ: وہ کفر کرتے تھے

قُلْ: تو کہہ دے

اَ: کیا

نَدْعُوْا: ہم پکاریں

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ: اللہ کے علاوہ

مَا: اس کو جو

لَا يَنْفَعُنَا : نفع نہیں دیتا ہم کو	وَلَا يَضُرُّنَا : اور نہ ہی تکلیف دیتا ہے ہم کو
وَنُرَدُّ : اور (کیا) ہم لوٹا دیے جائیں	عَلٰٓی اَعْقَابِنَا : اپنی ایڑیوں پر
بَعْدَ اِذْ : بعد اس کے جب	هَدٰىنَا : ہدایت دی ہم کو
اللّٰهُ : اللہ نے	كَالَّذِي : اس کی مانند
اسْتَهْوَتْهُ : بہکایا جس کو	الشَّيٰطِيْنُ : شیطانوں نے
فِي الْاَرْضِ : زمین میں	حَيْرَانَ : سرگرداں ہوتے ہوئے
لَهٗ : اس کے ہیں	اَصْحٰبٌ : کچھ ساتھی
يَّدْعُوْنَهٗ : جو پکارتے ہیں اس کو	اِلَى الْهُدَى : ہدایت کی طرف
ائْتِنَا : کہ تو آ ہمارے پاس	قُلْ : تو کہہ دے
اِنَّ : یقیناً	هُدَى اللّٰهِ : اللہ کی ہدایت
هُوَ الْهُدٰى : ہی کُل ہدایت ہے	وَاُمِرْنَا : اور حکم دیا گیا ہم کو
لِنُسْلِمَ : تاکہ ہم فرمانبردار رہوں	لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ : تمام جہانوں کے پروردگار کے
وَاَنْ : اور یہ کہ	اَقِيْمُوا : قائم رکھو
الصَّلٰوةَ : نماز کو	وَاتَّقُوْهُ : اور تقویٰ کرو اس کا
وَهُوَ : اور وہ	الَّذِيْٓ : وہ ہے
اِلَيْهِ : جس کی طرف ہی	تُحْشَرُوْنَ : تم سب جمع کیے جاؤ گے
وَهُوَ : اور وہ	الَّذِيْ : وہ ہے جس نے
خَلَقَ : پیدا کیا	السَّمٰوٰتِ : آسمانوں کو
وَالْاَرْضَ : اور زمین کو	بِالْحَقِّ : حق کے ساتھ
وَيَوْمَ : اور جس دن	يَقُوْلُ : وہ کہے گا
كُنْ : ہو جا	فَيَكُوْنُ : تو وہ ہو جائے گا
قَوْلُهُ : اس کا کہا	الْحَقُّ : حق ہے
وَلَهُ : اور اُسی کی ہے	الْمُلْكُ : کل سلطنت
يَوْمَ : جس دن	يُنْفَخُ : پھونکا جائے گا
فِي الصُّوْرِ : صور میں	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ : غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے
وَهُوَ الْحَكِيْمُ : اور وہی حکیم ہے	الْخَبِيْرُ : خبیر ہے

نوٹ ۱: جو لوگ اللہ کی نافرمانی سے خود بچ کر کام کرتے ہیں ان پر نافرمانوں کے کسی عمل کی ذمہ داری نہیں ہے۔ پھر وہ کیوں اپنے اوپر فرض کر لیں کہ ان سے بحث اور مناظرہ کر کے انہیں ضرور قائل کریں، ان کے ہر لغو اور مہمل

اعتراض کا جواب دیں اور کسی نہ کسی طرح منوا کر چھوڑیں۔ ان کا فرض بس اتنا ہے کہ انہیں نصیحت کریں اور حق بات ان کے سامنے رکھ دیں۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ ۲: صور پھونکنے کی صحیح کیفیت ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ کے حکم سے ایک مرتبہ صور پھونکا جائے گا اور سب ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر نہ معلوم کتنی مدت بعد دوسرا صور پھونکا جائے گا اور سب دوبارہ زندہ ہو کر اپنے آپ کو میدانِ حشر میں پائیں گے۔ (تفہیم القرآن)

آیات ۷۴ تا ۷۹

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾
وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ
الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ
هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَاَ
الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾
اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾ ۚ

ء ز ر

اَزَرَ يَأْزِرُ (ض) اَزْرًا: (۱) گٹھا ہوا ہونا' مضبوط ہونا۔ (۲) تہبند باندھنا۔

اَزْرٌ (اسم ذات): (۱) قوت (۲) کمر۔ (تہبند باندھنے کی جگہ) ﴿اُشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾﴾ (طٰہٰ) ''تو سخت کر اس سے میری قوت کو۔''

اٰزَرُ (اَفْعَلُ تفضیل کا وزن ہے): زیادہ گٹھا ہوا' زیادہ مضبوط۔ زیرِ مطالعہ آیت ۷۴ میں یہ اسم عَلَم کے طور پر آیا ہے۔

آزَرَ يُؤَازِرُ (مفاعلہ) مُؤَازَرَةً: کسی کو تقویت دینا' مضبوط کرنا۔ ﴿كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ﴾ (الفتح: ۲۹) ''ایک ایسی کھیتی کی مانند جس نے نکالا اپنا خوشہ پھر اس نے مضبوط کیا اس کو۔''

ص ن م

صَنِمَ يَصْنَمُ (س) صَنَمًا: غلام کا قوی اور مضبوط ہونا۔

صَنَمٌ (ج) اَصْنَامٌ: کسی کا مجسمہ' بت۔ زیرِ مطالعہ آیت ۷۴۔

ك و ك ب

كَوْكَبَ يُكَوْكِبُ (رباعی) كَوْكَبَةً: لوہے کا چمک اٹھنا۔ جگ مگ کرنا۔

كَوْكَبٌ ج كَوَاكِبُ: ستارہ۔ ﴿وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾﴾ (الانفطار) ''اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔''

ء ف ل

اَفَلَ یَاْفِلُ (ض) وَیَاْفُلُ (ن) اُفُوْلًا: غروب ہونا' ڈوب جانا۔ زیر مطالعہ آیت ۷۶۔

اٰفِلٌ (اسم الفاعل): غروب ہونے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۷۶۔

ب ز غ

بَزَغَ یَبْزُغُ (ن) بَزْغًا: نشتر لگنے سے خون نکلنا' نمودار ہونا' طلوع ہونا۔

بَازِغٌ (اسم الفاعل): طلوع ہونے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۷۷۔

ترکیب: (آیت ۷۴) ''اَبِیْ'' کا بدل ہونے کی وجہ سے ''اٰزَرَ'' حالت جر میں ہے۔ ''تَتَّخِذُ'' کا مفعول اول ''اَصْنَامًا'' ہے اور ''اٰلِھَۃً'' اس کا مفعول ثانی ہے۔ سلسلہ کلام ''اِذْ'' سے شروع ہوا ہے اس لیے ''نُرِیْ'' (مضارع) کا ترجمہ ماضی میں ہوگا۔ (آیت ۷۸) ''الشَّمْسُ'' مؤنث غیر حقیقی ہے اس لیے اس کے لیے ''ھٰذِہٖ'' کی جگہ ''ھٰذَا'' اور ''کُبْرٰی'' کی جگہ ''اَکْبَرُ'' بھی جائز ہے۔

ترجمہ:

وَاِذْ: اور جب
قَالَ: کہا
اِبْرٰھِیْمُ: ابراہیمؑ نے
لِاَبِیْہِ اٰزَرَ: اپنے باپ آزر سے
اَ: کیا
تَتَّخِذُ: تو بناتا ہے
اَصْنَامًا: بتوں کو
اٰلِھَۃً: الٰہ
اِنِّیْٓ: بے شک میں
اَرٰىكَ: خیال کرتا ہوں تجھ کو
وَقَوْمَكَ: اور تیری قوم کو
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ: ایک کھلی گمراہی میں
وَكَذٰلِكَ: اور اس طرح
نُرِیْٓ: ہم نے مشاہدہ کرایا
اِبْرٰھِیْمَ: ابراہیمؑ کو
مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: زمین اور آسمانوں کی بادشاہت کا
وَلِیَكُوْنَ: اور تاکہ وہ ہو جائے
مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ: یقین کرنے والوں میں سے
فَلَمَّا: پھر جب
جَنَّ: چھا گئی
عَلَیْہِ: انؑ پر
الَّیْلُ: رات
رَاٰ: تو انہوںؑ نے دیکھا
كَوْكَبًا: ایک ستارہ
قَالَ: انہوں نے کہا
ھٰذَا: یہ
رَبِّیْ: میرا ب (ہوسکتا) ہے؟
فَلَمَّآ: پھر جب
اَفَلَ: وہ ڈوب گیا
قَالَ: تو انہوںؑ نے کہا
لَآ اُحِبُّ: میں پسند نہیں کرتا
الْاٰفِلِیْنَ: ڈوبنے والوں کو

فَلَمَّا : پھر جب	رَاٰ : انہوں نے دیکھا
الْقَمَرَ : چاند کو	بَازِغًا : طلوع ہونے والا ہوتے ہوئے
قَالَ : تو انہوں نے کہا	هٰذَا : یہ
رَبِّیْ : میرا رب (ہوسکتا) ہے؟	فَلَمَّآ : پھر جب
اَفَلَ : وہ ڈوب گیا	قَالَ : تو انہوں نے کہا
لَئِنْ : یقیناً اگر	لَّمْ یَهْدِنِیْ : ہدایت نہ دی مجھے
رَبِّیْ : میرے ربّ نے	لَاَكُوْنَنَّ : تو میں لازماً ہو جاؤں گا
مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ : گمراہ ہونے والے لوگوں میں سے	فَلَمَّا : پھر جب
رَاٰ : انہوں نے دیکھا	الشَّمْسَ : سورج کو
بَازِغَةً : طلوع ہونے والا ہوتے ہوئے	قَالَ : تو انہوں نے کہا
هٰذَا : یہ	رَبِّیْ : میرا رب (ہوسکتا) ہے؟
هٰذَآ : یہ	اَكْبَرُ : سب سے بڑا ہے
فَلَمَّآ : پھر جب	اَفَلَتْ : وہ ڈوب گیا
قَالَ : تو انہوں نے کہا	یٰقَوْمِ : اے میری قوم
اِنِّیْ : بے شک میں	بَرِیْٓءٌ : بری ہوں
مِّمَّا : اس سے جس کو	تُشْرِكُوْنَ : تم لوگ شریک کرتے ہو
اِنِّیْ : بے شک میں نے	وَجَّهْتُ : رخ کیا
وَجْهِیَ : اپنے چہرے کا	لِلَّذِیْ : اس کی طرف جس نے
فَطَرَ : وجود بخشا	السَّمٰوٰتِ : آسمانوں کو
وَالْاَرْضَ : اور زمین کو	حَنِیْفًا : یکسو ہوتے ہوئے
وَّمَآ اَنَا : اور میں نہیں ہوں	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ : شرک کرنے والوں میں سے

نوٹ ا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر ہے۔ تورات کے عربی اور انگریزی ترجموں اور تالمود‘ سب میں اس لفظ کا تلفظ ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ قرآن نے یہاں جس تصریح کے ساتھ اس نام کا ذکر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں یہود کے ہاں روایات کا جو اختلاف ہے وہ اس کو رفع کرنا چاہتا ہے۔ اور قرآن چونکہ براہِ راست وحی الٰہی پر مبنی ہے اس لیے ماننا چاہیے کہ یہی نام صحیح ہے۔ (تدبر قرآن)

یہ بات نوٹ کر لیں کہ ناموں میں تلفظ کے اختلاف کا مسئلہ صرف آزر کے نام کے ساتھ مخصوص نہیں ہے‘ بلکہ متعدد نام ایسے ہیں جن میں تلفظ کا اختلاف موجود ہے‘ مثلاً یعقوب کو جیکب‘ موسیٰ کو موسس‘ یوسف کو جوزف کہنا‘ وغیرہ۔

نوٹ ۲: آیات ۷۶ تا ۷۸ میں ستارہ‘ چاند اور سورج کو دیکھنے کا جو ذکر ہے‘ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس ابتدائی غور وفکر کی کیفیت بیان کی گئی ہے جو منصبِ نبوت پر سرفراز ہونے سے پہلے ان کے لیے حقیقت تک پہنچنے کا ذریعہ بنی۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ایک سوچنے سمجھنے والا انسان‘ جس نے سراسر شرک کے ماحول میں آنکھ کھولی تھی‘ کس طرح آثارِ کائنات کا مشاہدہ کر کے اور ان پر غور وفکر کر کے حقیقت معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب ہوش سنبھالا تو ان کے گرد وپیش ہر طرف چاند‘ سورج اور تاروں کی خدائی کے ڈنکے بج رہے تھے۔ اس لیے قدرتی طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جستجوئے حقیقت کا آغاز اسی سوال سے ہونا چاہیے تھا کہ کیا فی الواقع ان میں سے کوئی ربّ ہو سکتا ہے؟ اسی مرکزی سوال پر انہوں نے غور وفکر کیا اور ان سارے خداؤں کو ایک اٹل قانون کے تحت غلاموں کی طرح گردش کرتے دیکھ کر وہ اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ ان میں سے کوئی بھی رب نہیں ہو سکتا۔ ربّ صرف وہی ایک ہے جس نے ان سب کو پیدا کیا اور اپنے حکم کا پابند کیا۔

مذکورہ آیات کے الفاظ سے عام طور پر لوگوں کے ذہن میں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا وہ ہر روز چاند تاروں اور سورج کو طلوع وغروب ہوتے نہ دیکھتے تھے؟ لیکن یہ کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے۔ نیوٹن کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے باغ میں ایک سیب کو درخت سے گرتے دیکھا تو اس کے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ اشیاء آخر زمین پر ہی کیوں گرا کرتی ہیں؟ اس پر غور کرتے ہوئے وہ کششِ ثقل کے قانون تک پہنچ گیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس سے پہلے نیوٹن نے کبھی کوئی چیز گرتی ہوئی نہیں دیکھی تھی؟ ظاہر ہے کہ بار بار دیکھی ہوگی‘ لیکن ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کسی چیز کو بار ہا دیکھتا رہتا ہے اور اس کے ذہن میں کوئی تحریک نہیں ہوتی‘ مگر کسی وقت اسی چیز کو دیکھ کر ذہن میں تحریک ہوتی ہے یا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے اور انسان کی غور وفکر کی قوتیں کام کرنے لگتی ہیں۔ ایسا ہی معاملہ حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ بھی پیش آیا۔ سورج‘ چاند اور تارے سب ہی ان کی آنکھوں کے سامنے ڈوبتے اور ابھرتے رہتے تھے۔ لیکن وہ ایک خاص دن تھا‘ جب ایک تارے کے مشاہدے نے ان کے ذہن کو اس راہ پر ڈال دیا جس سے وہ توحید الٰہ کی حقیقت تک پہنچ گئے۔

اس سلسلہ میں ایک اور سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تارے‘ چاند اور سورج کو دیکھ کر انہیں اپنا رب کہا‘ تو کیا اس وقت عارضی طور پر ہی سہی‘ وہ شرک میں مبتلا نہ ہو گئے تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک طالبِ حق اپنی جستجو کی راہ میں سفر کرتے ہوئے بیچ کی جن منزلوں پر غور وفکر کے لیے ٹھہرتا ہے‘ اصل اعتبار ان منزلوں کا نہیں ہوتا‘ بلکہ اصل اعتبار اس سمت کا ہوتا ہے جس پر وہ پیش قدمی کر رہا ہے اور اس آخری مقام کا ہوتا ہے جہاں پہنچ کر وہ قیام کرتا ہے۔ بیچ کی منزلیں ہر جویائے حق کے لیے ناگزیر ہیں۔ ان پر ٹھہرنا بسلسلہ طلب وجستجو ہوتا ہے نہ کہ بصورت فیصلہ۔ اصلاً یہ ٹھہراؤ سوالی واستفہامی ہوتا ہے نہ کہ حکمی۔ طالب جب ان میں سے کسی منزل پر رک کر کہتا ہے کہ ”ایسا ہے!“ تو دراصل یہ اس کی آخری رائے نہیں ہوتی بلکہ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ”ایسا ہے؟“ اور تحقیق سے اس کا جواب نفی میں پا کر وہ آگے بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے یہ خیال کرنا بالکل غلط ہے کہ اثنائے راہ میں جہاں جہاں وہ ٹھہرتا رہا وہاں وہ عارضی طور پر کفر وشرک میں مبتلا رہا۔ (تفہیم القرآن)

آیات ۸۰ تا ۸۳

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ
رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝٨٠ وَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا
تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۘ۝٨١ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ
مُّهْتَدُوْنَ ۝٨٢ؑ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ۝٨٣

ترکیب: (آیت ۸۰) یہاں ''وَسِعَ'' فعل لازم ہے۔ ''رَبِّیْ'' اس کا فاعل ہے اور ''كُلَّ'' کی نصب ظرف ہونے کی وجہ سے ہے جبکہ ''عِلْمًا'' تمیز ہے۔ (آیت ۸۳) ''نَرْفَعُ'' کا مفعول ''مَنْ'' ہے جبکہ ''دَرَجٰتٍ'' تمیز ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

ترجمہ:

وَحَآجَّهٗ: اور انؑ سے حجت بازی کی	قَوْمُهٗ: انؑ کی قوم نے
قَالَ: انہوںؑ نے کہا	اَ: کیا
تُحَآجُّوْٓنِّیْ: تم لوگ حجت بازی کرتے ہو مجھ سے	فِی اللّٰهِ: اللہ (کے بارے) میں
وَ: اس حال میں کہ	قَدْ هَدٰىنِ: وہ ہدایت دے چکا ہے مجھ کو
وَلَآ اَخَافُ: اور میں نہیں ڈرتا	مَا: اس سے
تُشْرِكُوْنَ: تم شریک کرتے ہو	بِهٖٓ: جس کو
اِلَّآ اَنْ: سوائے اس کے کہ	یَّشَآءَ: چاہے
رَبِّیْ: میرا ربّ	شَیْـًٔا: کچھ (تکلیف دینا)
وَسِعَ: کشادہ ہوا	رَبِّیْ: میرا رب
كُلَّ شَیْءٍ: ہر چیز پر	عِلْمًا: بلحاظ علم کے
اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ: تو کیا تم لوگ یاد دہانی حاصل نہیں کرتے	وَكَیْفَ: اور کیسے
اَخَافُ: میں ڈروں	مَآ: اس سے جس کو
اَشْرَكْتُمْ: تم لوگوں نے شریک کیا	وَ: حالانکہ
لَا تَخَافُوْنَ: تم نہیں ڈرتے	اَنَّكُمْ: کہ تم نے

اَشْرَكْتُمْ : شریک کیا	بِاللّٰهِ : اللہ کے ساتھ
مَا : اس کو	لَمْ يُنَزِّلْ : اس نے نہیں اتاری
بِهٖ : جس کی	عَلَيْكُمْ : تم پر
سُلْطٰنًا : کوئی دلیل	فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ : تو دونوں فریقوں میں سے کون
اَحَقُّ : زیادہ حق دار ہے	بِالْاَمْنِ : سکون میں ہونے کا
اِنْ : اگر	كُنْتُمْ : تم لوگ
تَعْلَمُوْنَ : جانتے ہو	اَلَّذِيْنَ : وہ لوگ جو
اٰمَنُوْا : ایمان لائے	وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا : اور انہوں نے گڈمڈ نہیں کیا
اِيْمَانَهُمْ : اپنے ایمان کو	بِظُلْمٍ : ظلم کے ساتھ
اُولٰٓئِكَ : وہ لوگ ہیں	لَهُمُ : جن کے لیے ہے
الْاَمْنُ : سکون میں ہونا	وَهُمْ : اور وہ لوگ ہی
مُّهْتَدُوْنَ : ہدایت پانے والے ہیں	وَتِلْكَ : اور یہ
حُجَّتُنَآ : ہماری حجت ہے	اٰتَيْنٰهَآ : جو ہم نے دی
اِبْرٰهِيْمَ : ابراہیمؑ کو	عَلٰى قَوْمِهٖ : ان کی قوم پر
نَرْفَعُ : ہم بلند کرتے ہیں	دَرَجٰتٍ : درجات کے لحاظ سے
مَّنْ : اس کو جس کو	نَّشَآءُ : ہم چاہتے ہیں
اِنَّ : یقیناً	رَبَّكَ : آپؐ کا رب
حَكِيْمٌ : حکمت والا ہے	عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے

آیات ۸۴ تا ۹۰

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ
وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۙ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى
وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ
وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ
اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾

ق د و

قَدَا يَقْدُوْ (ن) قَدْوًا : گھوڑے کا سوار کو لے جانا۔

اِقْتَادَ يَقْتَادُ (افتعال) اِقْتِدَاءً : کسی کے نقشِ قدم پر چلنا‘ پیروی کرنا۔

اِقْتَدِ (فعل امر) : تو پیروی کر۔ زیر مطالعہ آیت ۹۰۔

مُقْتَدٍ (اسم الفاعل) : پیروی کرنے والا۔ ﴿وَاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ﴾ (الزُّخرف) ’’اور بے شک ہم ان کے نقشِ قدم کی پیروی کرنے والے ہیں۔‘‘

ترکیب: (آیت ۸۴) ’’لَهٗٓ‘‘ میں ضمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ہے۔ ’’وَنُوْحًا هَدَيْنَا‘‘ میں ’’هَدَيْنَا‘‘ کا مفعول ہونے کی وجہ سے ’’نُوْحًا‘‘ حالت نصب میں آیا ہے۔ اس کے آگے انبیاء کرام علیہم السلام کے تمام نام بھی اسی ’’هَدَيْنَا‘‘ کا مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہیں۔ ’’ذُرِّيَّتِهٖ‘‘ کی ضمیر حضرت نوح علیہ السلام کے لیے ہے۔ (آیت ۸۹) ’’يَكْفُرْ‘‘ کا فاعل ’’هٰٓؤُلَاۤءِ‘‘ ہے۔ (آیت ۹۸) ’’اِقْتَدِهْ‘‘ فعل امر ہے۔ اس کے آگے ہائے سکت لگی ہوئی ہے۔ (البقرۃ:۲۵۹‘ نوٹ ۲) ’’اِقْتَدِ‘‘ کا مفعول ’’بِهُدٰىهُمُ‘‘ ہے۔

ترجمہ:

وَوَهَبْنَا : اور ہم نے عطا کیا	لَهٗٓ : ان ؑ کو
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ : اسحاق ؑ اور یعقوب ؑ	كُلًّا : سب کو
هَدَيْنَا : ہم نے ہدایت دی	وَنُوْحًا : اور نوح ؑ کو (بھی)
هَدَيْنَا : ہم نے ہدایت دی	مِنْ قَبْلُ : اس سے پہلے
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ : اور ان ؑ کی اولاد میں سے	دَاوٗدَ : داؤد ؑ کو
وَسُلَيْمٰنَ : اور سلیمان ؑ کو	وَاَيُّوْبَ : اور ایوب ؑ کو
وَيُوْسُفَ : اور یوسف ؑ کو	وَمُوْسٰى : اور موسیٰ ؑ کو
وَهٰرُوْنَ : اور ہارون ؑ کو	وَكَذٰلِكَ : اور اسی طرح
نَجْزِي : ہم جزا دیتے ہیں	الْمُحْسِنِيْنَ: بلاکم و کاست کام کرنے والوں کو
وَزَكَرِيَّا : اور زکریا ؑ کو	وَيَحْيٰى : اور یحییٰ ؑ کو
وَعِيْسٰى : اور عیسیٰ ؑ کو	وَاِلْيَاسَ : اور الیاس ؑ کو
كُلٌّ : یہ سب	مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ : صالحین میں سے ہیں
وَاِسْمٰعِيْلَ : اور اسماعیل ؑ کو	وَالْيَسَعَ : اور الیسع ؑ کو
وَيُوْنُسَ : اور یونس ؑ کو	وَلُوْطًا : اور لوط ؑ کو
وَكُلًّا : اور سب کو	فَضَّلْنَا : ہم نے فضیلت دی

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ : تمام جہانوں پر
وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ :اوران کے آباءواجداد میں سے
وَذُرِّيّٰتِهِمْ :اوران کی اولاد میں سے
وَاِخْوَانِهِمْ :اوران کے بھائیوں میں سے
(کچھ کو ہم نے فضیلت دی)
وَ :اس حال میں کہ
اجْتَبَيْنٰهُمْ :ہم نے ان کو چن لیا
وَهَدَيْنٰهُمْ :اورہم نے ان کو ہدایت دی
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ :ایک سیدھے راستے کی طرف
ذٰلِكَ :یہ
هُدَى اللّٰهِ :اللہ کی ہدایت ہے
يَهْدِيْ :وہ ہدایت دیتا ہے
بِهٖ :اس کی
مَنْ :اس کو، جس کو
يَّشَآءُ :وہ چاہتا ہے
مِنْ عِبَادِهٖ :اپنے بندوں میں سے
وَلَوْ :اوراگر
اَشْرَكُوْا :وہ لوگ شرک کرتے
لَحَبِطَ :تو یقیناً اکارت ہوجاتا
عَنْهُمْ :ان سے
مَّا :وہ، جو
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ :وہ لوگ کرتے تھے
اُولٰٓئِكَ :یہ لوگ
الَّذِيْنَ :وہ ہیں
اٰتَيْنٰهُمُ :ہم نے دیا جن کو
الْكِتٰبَ :کتاب
وَالْحُكْمَ :اورحکم دینے کا اختیار
وَالنُّبُوَّةَ :اورنبوت
فَاِنْ :پھراگر
يَّكْفُرْ :انکارکریں
بِهَا :اس کا
هٰٓؤُلَآءِ :یہ لوگ (یعنی اہل مکہ)
فَقَدْ وَكَّلْنَا :تو ہم نے نگہبان مقرر کیا ہے
بِهَا :اس کا
قَوْمًا :ایک ایسی قوم کو جو
لَّيْسُوْا :نہیں ہے
بِهَا :اس کا
بِكٰفِرِيْنَ :انکارکرنے والی
اُولٰٓئِكَ :یہ لوگ
الَّذِيْنَ :وہ ہیں جن کو
هَدَى :ہدایت دی
اللّٰهُ :اللہ نے
فَبِهُدٰىهُمُ :پس ان کی ہدایت کی
اقْتَدِهْ :آپ پیروی کریں
قُلْ :آپ کہہ دیجیے
لَآ اَسْئَلُكُمْ :میں نہیں مانگتا تم سے
عَلَيْهِ :اس پر
اَجْرًا :کوئی اجرت
اِنْ هُوَ :نہیں ہے یہ
اِلَّا :مگر
ذِكْرٰى :ایک یاددہانی
لِلْعٰلَمِيْنَ :تمام جہانوں کے لیے

آیات ۹۱ تا ۹۴

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ
الَّذِيْ جَاۗءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ
وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٩١﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ
اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ
قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓي اِذِ
الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ
عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا
فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاۗءَكُمُ
الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰۗؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾

غ م ر

غَمَرَ یَغْمُرُ (ن) غَمْرًا: پانی کا اتنا زیادہ ہونا کہ ہر چیز ڈھک جائے۔ (۱) زیادہ ہونا' سخت ہونا۔ (۲) عقل کا کسی چیز سے ڈھکا ہوا ہونا۔ غافل ہونا' مدہوش ہونا۔

غَمْرَۃٌ ج غَمَرَاتٌ (اسم ذات): (۱) زیادتی' سختی۔ زیر مطالعہ آیت ۹۳ (۲) غفلت' مدہوشی۔ ﴿فَذَرْھُمْ فِیْ غَمْرَتِھِمْ حَتّٰی حِیْنٍ ﴿۵۴﴾﴾ (المؤمنون) ''پس آپ چھوڑ دیں ان کو ان کی مدہوشی میں ایک مدت تک۔''

ف ر د

فَرَدَ یَفْرُدُ (ن) وَفَرُدَ یَفْرُدُ (ک) فُرُوْدًا: اکیلا ہونا' تنہا ہونا۔

فَرْدًا ج فُرَادٰی (صفت): اکیلا' تنہا۔ ﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا﴾ (الانبیاء:۸۹) ''اے میرے رب تو نہ چھوڑ مجھ کو تنہا۔''

ترکیب: (آیت ۹۱) ''نُوْرًا'' اور ''ھُدًی'' حال ہیں۔ ''تَجْعَلُوْنَہٗ'' میں ضمیر مفعولی ''اَلْکِتٰبَ'' کے لیے ہے جبکہ ''تُبْدُوْنَھَا'' میں ضمیر مفعولی ''قَرَاطِیْسَ'' کے لیے ہے۔ ''لَمْ تَعْلَمُوْا'' میں ضمیر فاعلی ''اَنْتُمْ'' از خود شامل ہے لیکن یہاں اس کا ایک اور فاعل ''اٰبَاءُکُمْ'' بھی تھا اس لیے ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر کو ظاہر کیا گیا۔ ''قُلِ اللّٰہُ'' جواب ہے ''مَنْ اَنْزَلَ'' کا۔ ''یَلْعَبُوْنَ'' بھی حال ہے۔ (آیت ۹۲) ''وَھٰذَا'' مبتدأ ہے۔ ''کِتٰبٌ'' خبر ہے' ''اَنْزَلْنٰہُ'' اس کی صفت اول ہے۔ مُبٰرَکٌ صفت ثانی ہے۔ ''مُصَدِّقُ الَّذِیْ'' میں مضاف کی رفع بتا رہی ہے کہ یہ حال نہیں ہے بلکہ ''کِتٰبٌ'' کی تیسری صفت ہے۔ ''بِہٖ'' کی ضمیر ''کِتٰبٌ'' کے لیے ہے۔ (آیت ۹۳)

''اَلظّٰلِمُوْنَ'' مبتدأ ہے اور ''فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ'' قائم مقام خبر ہے۔ پھر یہ پورا جملہ ''وَلَوْ تَرٰٓی'' کا مفعول ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔ اسی طرح ''وَالْمَلٰٓئِکَۃُ'' مبتدأ ہے اور ''بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ'' اس کی خبر ہے۔ پھر یہ جملہ بھی ''وَلَوْ تَرٰٓی'' کا مفعول ہے۔ ''بَاسِطُوْٓا'' دراصل ''بَاسِطُوْنَ'' تھا۔ آگے ''اَیْدِ'' کا مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا ہے اور الف کا اضافہ قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ ''اَخْرِجُوْٓا'' سے پہلے ''اَنْ'' محذوف ہے۔ ''اَلْیَوْمَ'' ظرف ہے۔ (آیت ۹۴) ''فُرَادٰی'' حال ہے۔ ''وَرَآءَ'' ظرف ہے۔ ''تَقَطَّعَ'' کا فاعل محذوف ہے۔

ترجمہ:

وَمَا قَدَرُوا : اور انہوں نے قدر نہیں کی
اللّٰہَ : اللہ کی
حَقَّ قَدْرِہٖٓ : جیسا اس کی قدر کا حق ہے
اِذْ : جب
قَالُوْا : انہوں نے کہا
مَآ اَنْزَلَ : نہیں اتارا
اللّٰہُ : اللہ نے
عَلٰی بَشَرٍ : کسی بشر پر
مِّنْ شَیْءٍ : کچھ بھی
قُلْ : آپؐ کہیے
مَنْ : کس نے
اَنْزَلَ : اتارا
الْکِتٰبَ الَّذِیْ : اس کتاب کو
جَآءَ بِہٖ : لائے جس کو
مُوْسٰی : موسٰیؑ
نُوْرًا : نور ہوتے ہوئے
وَّھُدًی : اور ہدایت ہوتے ہوئے
لِّلنَّاسِ : لوگوں کے لیے
تَجْعَلُوْنَہٗ : تم لوگ بناتے ہو اس کے
قَرَاطِیْسَ : اوراق (یعنی اوراق میں نقل کرتے ہو)
تُبْدُوْنَھَا : تم ظاہر کرتے ہو اس کو
وَتُخْفُوْنَ : اور چھپاتے ہو
کَثِیْرًا : اکثر کو
وَعُلِّمْتُمْ : اور علم دیا گیا تمہیں
مَّا : اس کا جو
لَمْ تَعْلَمُوْٓا : نہیں جانتے تھے
اَنْتُمْ : تم لوگ
وَلَآ اٰبَآؤُکُمْ : اور نہ ہی تمہارے آباء واجداد
قُلِ : آپؐ کہیے
اللّٰہُ : اللہ نے
ثُمَّ : پھر
ذَرْ : آپؐ چھوڑ دیں
ھُمْ : ان کو
فِیْ خَوْضِھِمْ : ان کی لاحاصل بات میں
یَلْعَبُوْنَ : کھیلتے ہوئے
وَھٰذَا : اور یہ
کِتٰبٌ : ایک کتاب ہے
اَنْزَلْنٰہُ : ہم نے اتارا جس کو
مُبٰرَکٌ : برکت دی ہوئی
مُّصَدِّقُ الَّذِیْ : تصدیق کرنے والی اس کی جو

بَيْنَ يَدَيْهِ: اس کے سامنے (یعنی پہلے) ہے	وَلِتُنْذِرَ: اور تا کہ آپ خبردار کریں
اُمَّ الْقُرٰى: بستیوں کی ماں (یعنی مکہ والوں) کو	وَمَنْ: اور ان کو جو
حَوْلَهَا: اس کے اردگرد ہیں	وَالَّذِيْنَ: اور وہ لوگ جو
يُؤْمِنُوْنَ: ایمان رکھتے ہیں	بِالْاٰخِرَةِ: آخرت پر
يُؤْمِنُوْنَ: وہ ایمان لاتے ہیں	بِهٖ: اس پر
وَهُمْ: اور وہ لوگ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ: اپنی نماز پر (یعنی نماز کی)
يُحَافِظُوْنَ: حفاظت کرتے ہیں	وَمَنْ: اور کون
اَظْلَمُ: زیادہ ظالم ہے	مِمَّنِ: اس سے جس نے
افْتَرٰى: گھڑا	عَلَى اللّٰهِ: اللہ پر
كَذِبًا: ایک جھوٹ	اَوْ: یا
قَالَ: اس نے کہا	اُوْحِيَ: وحی کی گئی
اِلَيَّ: میری طرف	وَ: حالانکہ
لَمْ يُوْحَ: وحی نہیں کی گئی	اِلَيْهِ: اس کی طرف
شَيْءٌ: کوئی چیز	وَّمَنْ: اور (اس سے) جس نے
قَالَ: کہا	سَاُنْزِلُ: میں اتاروں گا
مِثْلَ مَآ: اس کے جیسا جو	اَنْزَلَ: اُتارا
اللّٰهُ: اللہ نے	وَلَوْ: اور اگر
تَرٰى: آپ دیکھتے	اِذِ: جب
الظّٰلِمُوْنَ: ظالم لوگ	فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ: موت کی سختیوں میں ہوں گے
وَالْمَلٰٓئِكَةُ: اور فرشتے	بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ: اپنے ہاتھوں کو پھیلانے والے ہوں گے
اَخْرِجُوْٓا: (کہ) تم لوگ نکالو	اَنْفُسَكُمْ: اپنی جانوں کو
اَلْيَوْمَ: آج کے دن	تُجْزَوْنَ: تمہیں بدلہ دیا جائے گا
عَذَابَ الْهُوْنِ: ذلت کے عذاب کا	بِمَا: بسبب اس کے جو
كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ: تم لوگ کہتے تھے	عَلَى اللّٰهِ: اللہ پر
غَيْرَ الْحَقِّ: حق کے بغیر	وَكُنْتُمْ: اور تم لوگ
عَنْ اٰيٰتِهٖ: اس کی نشانیوں سے	تَسْتَكْبِرُوْنَ: تکبر کرتے تھے

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا : اور بے شک تم لوگ آ گئے ہو ہمارے پاس — فُرَادٰی : اکیلے اکیلے

كَمَا : جیسے کہ — خَلَقْنٰكُمْ : ہم نے پیدا کیا تم کو

اَوَّلَ مَرَّةٍ : پہلی مرتبہ — وَّتَرَكْتُمْ : اور تم لوگ چھوڑ آئے

مَّا : اس کو جو — خَوَّلْنٰكُمْ : ہم نے عطا کیا تم کو

وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ : اپنی پیٹھوں کے پیچھے — وَمَا نَرٰی : اور ہم نہیں دیکھتے

مَعَكُمْ : تمہارے ساتھ — شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ : تمہارے ان سفارشیوں کو جن کو

زَعَمْتُمْ : تم جتاتے تھے — اَنَّهُمْ : کہ وہ لوگ

فِيْكُمْ : تم میں — شُرَكٰٓؤُا : ساجھے دار ہیں

لَقَدْ تَّقَطَّعَ : یقیناً کٹ چکے ہیں (سارے ناطے) — بَيْنَكُمْ : تمہارے درمیان

وَضَلَّ : اور گم ہو گئے — عَنْكُمْ : تم سے

مَّا : وہ جن کا — كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ : تم زعم کرتے تھے

نوٹ ۱: مکہ معظمہ کو اُمُّ الْقُرٰی اس لیے کہا گیا کہ تاریخی روایات کے مطابق ابتدائے آفرینش میں پیدائش زمین کی ابتدا یہیں سے ہوئی ہے۔ نیز یہ کہ سارے عالم کا قبلہ اور عبادت میں مرکز توجہ یہی ہے۔ اس کے ساتھ وَمَنْ حَوْلَهَا سے مراد مکہ کے تمام اطراف ہیں، جس میں پورا عالم مشرق و مغرب اور جنوب و شمال داخل ہے۔ (معارف القرآن)

نوٹ ۲: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال۔ لیکن تیرا مال تو صرف اتنا ہی تھا جو تو نے کھایا اور فنا کر دیا، پہنا اور پرانا کر دیا، دوسروں کو دیا اور گویا باقی رکھ لیا۔ اس کے سوا تیری ساری دولت دوسروں کے لیے ہے۔ (ابن کثیر)

آیات ۹۵ تا ۱۰۰

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ
تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ
وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ
مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ
اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ
الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾

ف ل ق

فَلَقَ یَفْلِقُ (ض) فَلْقًا : کسی چیز کو پھاڑ کر اس میں سے کسی چیز کو ظاہر کرنا۔ جیسے رات کی تاریکی کو پھاڑ کر صبح کی روشنی ظاہر کرنا۔

فَالِقٌ (اسم الفاعل) : (۱) پھاڑنے والا۔ (۲) ظاہر کرنے والا۔ زیر مطالعہ آیت ۹۵۔

فَلَقٌ: کسی چیز کے پھٹنے سے ظاہر ہونے والی چیز‘ جیسے صبح‘ پودا وغیرہ۔ ﴿اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾﴾ (الفلق) ’’میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے مالک کی۔‘‘

اِنْفَلَقَ یَنْفَلِقُ (انفعال) اِنْفِلَاقًا : پھٹنا۔ ﴿فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾﴾ (الشعراء) ’’پھر وہ پھٹ گیا تو ہر ٹکڑا تھا بڑے پہاڑ کی مانند۔‘‘

ن و ی

نَوٰی یَنْوِیْ (ض) نَوَاۃً : گٹھلی پھینکنا۔

نَوًی (اسم ذات) : گٹھلی۔ زیر مطالعہ آیت ۹۵۔

ص ب ح

صَبَحَ یَصْبَحُ (ف) صَبْحًا : کسی چیز کو ظاہر کرنا‘ صبح کے وقت نمودار کرنا۔

صَبِحَ یَصْبَحُ (س) صَبَحًا : کسی چیز کا روشن اور چمکدار ہونا۔

صَبُحَ یَصْبُحُ (ک) صَبَاحَۃً : (چہرے کا) روشن و چمکدار ہونا۔

مِصْبَاحٌ (ج) مَصَابِیْحُ (اسم الآلہ) : روشن کرنے کا آلہ‘ چراغ۔ ﴿مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ﴾ (النور:۳۵) ’’اس کے نور کی مثال ایک طاق کی مانند ہے جس میں ہو ایک چراغ۔‘‘ ﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ﴾ (الملک:۵) ’’اور بے شک ہم نے زینت دی ہے دنیوی آسمان کو چراغوں سے۔‘‘

صُبْحٌ وَصَبَاحٌ : دونوں ہم معنی ہیں۔ دن کا ابتدائی حصہ‘ صبح۔ ﴿اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾﴾ (ھود) ’’کیا صبح قریب نہیں ہے؟‘‘ ﴿فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾﴾ (الصّٰفّٰت) ’’تو کتنی بری ہوگی خبردار کیے ہوؤں کی صبح۔‘‘

اَصْبَحَ یُصْبِحُ (افعال) اِصْبَاحًا : (۱) صبح کرنا‘ صبح کے وقت داخل ہونا۔ ﴿فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ﴾ (القصص:۱۸) ’’پھر وہ صبح کے وقت داخل ہوئے شہر میں۔‘‘ (۲) افعال ناقصہ میں سے ہے۔ (البقرۃ:۵۷‘ نوٹ ۱)

اِصْبَاحٌ (مصدر کے علاوہ اسم ذات بھی ہے) : صبح کی روشنی۔ زیر مطالعہ آیت ۹۶۔

صَبَّحَ يُصَبِّحُ (تفعیل) تَصْبِیْحًا : صبح کے وقت آنا۔ ﴿وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ﴾ (القمر) ''اور بے شک صبح کے وقت آ چکا ہے ان پر' سویرے سویرے' ایک ٹھہرنے والا عذاب۔''

ن ج م

نَجَمَ يَنْجُمُ (ن) نَجْمًا : ظاہر ہونا' نکلنا۔

نَجْمٌ ج نُجُوْمٌ : ستارہ۔ زیر مطالعہ آیت ۹۷۔

و د ع

وَدَعَ يَدَعُ (ف) وَدْعًا : (۱) کسی چیز کو چھوڑنا (۲) کسی چیز کو ودیعت کے طور پر رکھنا۔

دَعْ (فعل امر) : تو چھوڑ' تو ودیعت کر۔ ﴿وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ (الاحزاب:۴۸) ''اور آپؐ چھوڑ دیں ان کے ستانے کو اور بھروسہ کریں اللہ پر۔''

وَدَّعَ يُوَدِّعُ (تفعیل) تَوْدِعَةً : کسی کو چھوڑ دینا۔ ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى﴾ (الضحیٰ) ''نہ چھوڑا آپؐ کو آپؐ کے رب نے اور نہ وہ بیزار ہوا۔''

اِسْتَوْدَعَ يَسْتَوْدِعُ (استفعال) اِسْتِيْدَاعًا : کسی چیز کو کسی کے پاس امانت کے طور پر رکھنا۔

مُسْتَوْدَعٌ (اسم المفعول) : ظرف کے معنی میں' امانت رکھنے کی جگہ۔ زیر مطالعہ آیت ۹۸۔

خ ض ر

خَضِرَ يَخْضَرُ (س) خَضَرًا : سبز ہونا' شاداب و سرسبز ہونا۔

خَضِرٌ (اسم ذات) : سبزی۔ زیر مطالعہ آیت ۹۹۔

اَخْضَرُ ج خُضْرٌ (افعل الوان وعیوب پر صفت) : سبز۔ ﴿الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا﴾ (یٰسٓ:۸۰) ''جس نے بنائی تمہارے لیے سبز درخت سے آگ۔'' ﴿وَيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا﴾ (الکھف:۳۱) ''اور وہ پہنیں گے سبز کپڑے۔''

اِخْضَرَّ يَخْضَرُّ (افعلال) اِخْضِرَارًا : سبز ہو جانا۔

مُخْضَرٌّ (اسم الفاعل) : سبز ہو جانے والا۔ ﴿فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً﴾ (الحج:۶۳) ''پھر ہو جاتی ہے زمین سبز ہو جانے والی۔'' (باب افعلال کے لیے دیکھیں البقرۃ:۱۸۷' نوٹ ۱)

ق ن و

قَنَا يَقْنُوْا (ن) قَنْوًا : (۱) پیدا کرنا (۲) پیدا کی ہوئی چیز کو جمع کرنا۔

قِنْوٌ (ج) قِنْوَانٌ : کسی چیز جیسے انگور یا کھجور وغیرہ کے گچھے' خوشے۔ زیر مطالعہ آیت ۹۹۔

ز ی ت

زَاتَ يَزِيْتُ (ض) زَيْتًا : کسی چیز پر تیل لگانا' کھانے میں زیتون کا تیل ڈالنا۔

زَيْتٌ (اسم ذات) : زیتون کا تیل۔ ﴿يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ﴾ (النور:۳۵)

’’قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ اس کو چھوا ہی نہیں آگ نے۔‘‘

زَیۡتُوۡنٌ (اسم جنس) واحد زَیۡتُوۡنَۃٌ : زیتون کا درخت‘ زیتون کا پھل۔ ﴿یُوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیۡتُوۡنَۃٍ﴾ (النور:۳۵) ’’وہ روشن ہوتا ہے ایک مبارک درخت سے جو زیتون (کا تیل) ہے۔‘‘

ی ن ع

یَنَعَ یَیۡنَعُ (ف) یَنۡعًا : پھل کا پکنا۔ زیرِ مطالعہ آیت ۹۹۔

خ ر ق

خَرَقَ یَخۡرِقُ (ض) وَیَخۡرُقُ (ن) خَرۡقًا : (۱) پھاڑنا (۲) جھوٹ بات بنانا۔ زیرِ مطالعہ آیت ۱۰۰۔

و ص ف

وَصَفَ یَصِفُ (ض) وَصۡفًا : کسی کی کوئی صفت بیان کرنا‘ کسی کو کسی صفت کا حامل قرار دینا خواہ اس میں وہ صفت نہ ہو۔ زیرِ مطالعہ آیت ۱۰۰۔

ترکیب: (آیت ۹۵) ’’یُخۡرِجُ‘‘ فعل مضارع کا مفعول ’’اَلۡحَیَّ‘‘ ہے۔ اور ’’مِنَ الۡمَیِّتِ‘‘ متعلق فعل ہے جبکہ ’’مُخۡرِجُ الۡمَیِّتِ‘‘ مرکب اضافی ہے اور خبر ہے۔ اس کا مبتدأ ’’ھُوَ‘‘ محذوف ہے‘ اور ’’مِنَ الۡحَیِّ‘‘ متعلق خبر ہے۔ (آیت ۹۶) ’’فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ‘‘ بھی مرکب اضافی اور خبر ہے۔ اس کا بھی مبتدأ ’’ھُوَ‘‘ محذوف ہے۔ (آیت ۹۸) اسم المفعول ’’مُسۡتَقَرٌّ‘‘ اور ’’مُسۡتَوۡدَعٌ‘‘ ظرف کے معنی میں ہیں اور مبتدأ مؤخر نکرہ ہیں۔ ان کی خبر ’’وَاجِبٌ‘‘ اور متعلق خبر ’’لَکُمۡ‘‘ محذوف ہیں۔ (آیت ۹۹) پہلے ’’مِنۡہُ‘‘ کی ضمیر نبات کے لیے ہے جب کہ دوسرے ’’مِنۡہُ‘‘ کی ضمیر ’’خَضِرًا‘‘ کے لیے ہے۔ ’’مِنۡ طَلۡعِھَا‘‘ بدل ہے ’’مِنَ النَّخۡلِ‘‘ کا۔ یہ دونوں مرکب جاری قائم مقام خبر مقدم ہیں اور ’’قِنۡوَانٌ دَانِیَۃٌ‘‘ مبتدأ مؤخر نکرہ ہے۔ جبکہ ’’جَنّٰتٍ‘‘، ’’نُخۡرِجُ‘‘ کا مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے‘ ’’اَلزَّیۡتُوۡنَ‘‘ اور ’’اَلرُّمَّانَ‘‘ کی نصب بھی ’’نُخۡرِجُ‘‘ کا مفعول ہونے کی وجہ سے ہے۔ ’’مُشۡتَبِھًا‘‘ حال ہے۔ ’’غَیۡرَ مُتَشَابِہٍ‘‘ میں ’’غَیۡرَ‘‘ کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ بھی حال ہے۔ ’’یَنۡعِہٖ‘‘ میں ’’یَنۡعِ‘‘ کی جر ’’اِلٰی‘‘ پر عطف ہونے کی وجہ سے ہے۔ ’’اِنَّ‘‘ کا اسم ’’لَاٰیٰتٍ‘‘ ہے اور اس کی خبر محذوف ہے۔ (آیت ۱۰۰) ’’جَعَلُوۡا‘‘ کا مفعول اول دراصل ’’اَلۡجِنَّ‘‘ ہے جو مؤخر ہے اور مفعول ثانی ’’شُرَکَآءَ‘‘ ہے جو مقدم ہے۔ ترجمہ میں اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ ’’اَلۡجِنَّ‘‘ پر لام جنس ہے۔

ترجمہ:

اِنَّ اللّٰہَ : یقیناً اللہ (ہی)	فٰلِقُ الۡحَبِّ وَالنَّوٰی : گٹھلی اور دانے کو پھاڑنے والا ہے
یُخۡرِجُ : وہ نکالتا ہے	اَلۡحَیَّ : زندہ کو
مِنَ الۡمَیِّتِ : مردہ (میں) سے	وَمُخۡرِجُ الۡمَیِّتِ : اور (وہ) مردہ کو نکالنے والا ہے

مِنَ الْحَيِّ : زندہ (میں) سے
اللّٰہُ : اللہ ہے
تُؤْفَکُوْنَ : تم لوگ پھیرے جاتے ہو
وَجَعَلَ : اور اس نے بنایا
سَکَنًا : آرام
وَالْقَمَرَ : اور چاند کو
ذٰلِکَ : یہ
وَھُوَ : اور وہ
جَعَلَ : بنائے
النُّجُوْمَ : ستارے
بِھَا : ان سے
قَدْ فَصَّلْنَا : ہم نے کھول کھول کر بیان کیا ہے
لِقَوْمٍ : ایک ایسے گروہ کے لیے
وَھُوَ : اور وہ
اَنْشَاَکُمْ : اٹھایا تم کو
فَمُسْتَقَرٌّ : تو (تمہارے لیے ہے) ایک ٹھہرنے کی جگہ
قَدْ فَصَّلْنَا : ہم نے کھول کھول کر بیان کیا ہے
لِقَوْمٍ : ایسے لوگوں کے لیے
وَھُوَ : اور وہ
اَنْزَلَ : اتارا
مَآءً : کچھ پانی
بِہٖ : اس سے
فَاَخْرَجْنَا : پھر ہم نے نکالا
خَضِرًا : کچھ سبزی

ذٰلِکُمُ : یہ
فَاَنّٰی : پھر کہاں سے
فَالِقُ الْاِصْبَاحِ : (وہ) صبح کی روشنی کو ظاہر کرنے والا ہے
الَّیْلَ : رات کو
وَّالشَّمْسَ : اور سورج کو
حُسْبَانًا : حساب رکھنے والا
تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ : علیمُ بالادست (ہستی) کا طے شدہ امر ہے
الَّذِیْ : وہی ہے جس نے
لَکُمُ : تمہارے لیے
لِتَھْتَدُوْا : تا کہ تم لوگ راہ پاؤ
فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ : سمندر اور زمین کے اندھیروں میں
الْاٰیٰتِ : نشانیوں کو
یَّعْلَمُوْنَ : جو علم رکھتے ہیں
الَّذِیْٓ : وہی ہے جس نے
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ : ایک اکیلی جان سے
وَّمُسْتَوْدَعٌ : اور ایک بطور امانت رکھے جانے کی جگہ
الْاٰیٰتِ : نشانیوں کو
یَّفْقَھُوْنَ : جو سوجھ بوجھ رکھتے ہیں
الَّذِیْٓ : وہی ہے جس نے
مِنَ السَّمَآءِ : آسمان سے
فَاَخْرَجْنَا : پھر ہم نے نکالا
نَبَاتَ کُلِّ شَیْءٍ : ہر چیز کا اُگنا
مِنْہُ : اس میں سے
نُّخْرِجُ : (پھر) ہم نکالتے ہیں

مِنْهُ :اس میں سے

حَبًّا مُّتَرَاكِبًا:ایک پر ایک چڑھنے والے دانوں کو

وَمِنَ النَّخْلِ :اور کھجور سے

مِنْ طَلْعِهَا :اس کی کونپل سے

قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ : کچھ نزدیک ہونے والے گچھے ہیں

وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ : اور (ہم نکالتے ہیں) انگور کے باغات کو

وَّالزَّيْتُوْنَ :اور زیتون کو

وَالرُّمَّانَ :اور انار کو

مُشْتَبِهًا : ملتے جلتے ہوئے

وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ:اور باہم مانند نہ ہوتے ہوئے

اُنْظُرُوْٓا :تم لوگ دیکھو

اِلٰى ثَمَرِهٖٓ :اس کے پھل کی طرف

اِذَآ :جب

اَثْمَرَ :وہ پھل دے

وَيَنْعِهٖ :اور اس کے پکنے کی طرف

اِنَّ :یقیناً

فِيْ ذٰلِكُمْ :اس میں

لَاٰيٰتٍ : کچھ نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ :ایسے لوگوں کے لیے

يُّؤْمِنُوْنَ :جو ایمان رکھتے ہیں

وَجَعَلُوْا :اور انہوں نے بنایا

لِلّٰهِ :اللہ کے لیے

شُرَكَآءَ :ساجھی

الْجِنَّ :جنوں کو

وَ :حالانکہ

خَلَقَهُمْ :اس نے پیدا کیا ان کو

وَخَرَقُوْا :اور انہوں نے گھڑ لیے

لَهٗ :اس کے لیے

بَنِيْنَ : کچھ بیٹے

وَبَنٰتٍ :اور کچھ بیٹیاں

بِغَيْرِ عِلْمٍ :کسی علم کے بغیر

سُبْحٰنَهٗ :اس کی پاکیزگی ہے

وَتَعٰلٰى :اور وہ بلند ہے

عَمَّا :اس سے جو

يَصِفُوْنَ :یہ لوگ بتاتے ہیں

نوٹ: آیت ۹۹ میں ’’اِلٰى ثَمَرِهٖ‘‘ میں ضمیر کا مرجع وہ ساری ہی چیزیں ہیں جن کا ذکر گزرا ہے لیکن جمع کے بجائے ضمیر واحد اس وجہ سے ہے کہ قرآن چاہتا ہے کہ ان میں سے ایک ایک چیز کو الگ الگ لے کر ان کے پیدا ہونے سے ان کے پکنے تک کے تمام مراحل پر غور کیا جائے۔ غور وفکر کا عمل فطری طور پر تقاضا کرتا ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی چیز پر نگاہ جمائی جائے تاکہ قوتِ فکر منتشر نہ ہو۔ گویا یہاں قرآن نے صرف غور وفکر کی دعوت ہی نہیں دی بلکہ اس کا صحیح طریقہ بھی بتا دیا۔ (تدبر قرآن) ❁❁❁

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبویؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور دعوت وتبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔